اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ 〃
سہ ماہی ۷ 〃
ماہوار ۲/۸ 〃

یوم پنجشنبہ

۲۳ شوال سنہ ۱۳۷۱ ہجری

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۰/۶ ۔ ۱۷ وفا ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۱۶۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

لاہور ۱۶ جولائی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج بخار ۲۔۹۹ ہے۔ سانس کو نسبتاً آرام ہے مگر دل اور پھیپھڑوں میں کمزوری زیادہ ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا بدستور جاری رکھیں۔

قاہرہ ۱۶ جولائی۔ سابق وزیر اعظم مصر مصطفےٰ نحاس پاشا نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے بھروسہ ہے کہ موجودہ وزیر اعظم حسین سری پاشا مصر کے آئندہ انتخاب غیر جانبدارانہ طریق پر کرائیں گے۔

مشرقی بنگال کے دو اور اضلاع سیلاب کی زد میں آگئے

ڈھاکہ ۱۶ جولائی۔ دریائے برہم پترا اور اس کے معاون دریاؤں میں سیلاب آجانے کی وجہ سے مشرقی بنگال کے دو اور اضلاع سلہٹ اور پٹنہ متاثر ہوئے ہیں۔ ضلع سلہٹ میں علاوہ دوسری جگہوں کے خود شہر سلہٹ میں بھی پانی چڑھ آیا ہے اس علاقے کے لئے مشرقی بنگال کی حکومت نے دس ہزار روپے کی امداد منظور کی ہے۔ نیز ایک امدادی کمیٹی بھی قائم کر دی گئی ہے۔ ضلع پٹنہ کے شہر سراج گنج میں سخت سیلاب کی وجہ سے سکول اور کالج بند کر دیئے گئے ہیں۔ ضلع پٹنہ کے سب دریاؤں میں پانی چڑھا ہوا ہے اور فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اس علاقے کے لئے حکومت نے امدادی کاموں کے لئے بارہ ہزار روپے کی منظوری دی ہے نیز ایک امدادی کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جو مصیبت زدہ لوگوں کو امداد پہنچانے کا انتظام کرے گی۔

اب محض اخلاقی امداد کفایت نہیں کر سکتی

مقامی اخبار نویسوں سے تونسی لیڈر کا خطاب

لاہور ۱۶ جولائی۔ تونس کی نو دستور پارٹی کے نمائندے مسٹر طاہب سلیم نے آج ایک پریس کانفرنس میں اہل تونس کی جدوجہد آزادی پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اب محض اخلاقی حمایت کفایت نہیں کر سکتی۔ بلکہ تونس کے باشندے اس بات کے متمنی ہیں کہ ان کے ہمدرد اور بہی خواہ رضاکارانہ طور پر مادی امداد بہم پہنچائیں تاکہ وہ ان نت نئی مشکلات کا آسانی سے مقابلہ کر سکیں جو آمرانہ طاقتوں کی طرف سے ان کے راستے میں کھڑی کی جا رہی ہیں۔

مسٹر طاہب سلیم نے جدوجہد آزادی کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالنے کے بعد کہا کہ اب ہماری کوششیں ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو رہی ہیں کہ جہاں ہمارے لئے مادی امداد کے بغیر کامیابی کا حصول بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ۳۵ لاکھ کی کل آبادی میں سے قریباً ۵۰ ہزار باشندے جیلوں اور کیمپوں وغیرہ میں نظر بند ہیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ اپنی جانیں قربان کر چکے ہیں۔ ایسے جان فروش مجاہدین کے خاندانوں کی دیکھ بھال، زخمیوں کی مرہم پٹی اور کامیاب جدوجہد کا تسلسل برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں دامے درمے سخنے امداد بہم پہنچائی جائے۔ آپ نے کہا امداد صرف نقدی کی صورت میں ہی دی جا سکتی ہے۔ اشیاء خوردنی یا دیگر قسم کا سامان وغیرہ فرانسیسی حکام وہاں پہنچنے کی اجازت نہیں دیتے۔

فرقہ بندی کی بنا پر ملتِ اسلامیہ کے دائرے سے اخراج کی تحریک ایک فتنۂ عظیم ہے

اگر اس کی ہمت افزائی کی گئی تو احمدیوں کے بعد اس کا قدم آغا خانیوں، شیعوں اور دیوبندیوں وغیرہ تک پہنچے گا

احراریوں کی نئی فتنہ انگیزی پر مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی کے اخبار "صدق جدید" کا تبصرہ

مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی نے "صدق جدید" لکھنؤ کی تازہ اشاعت میں "ہماری آواز" کے حوالے سے اہل پاکستان کو خبردار کیا ہے کہ فرقہ بندی کی بنا پر ملتِ اسلامیہ سے اخراج کی تحریک ایک فتنۂ عظیم ہے اگر پاکستانیوں نے عواقب سے بے بہرہ ہو کر اس فتنے کی ہمت افزائی کی تو احمدیوں کے بعد اس کا قدم آغا خانیوں، شیعوں، رضا خانیوں اور دیوبندیوں تک پہنچے گا اور سات کروڑ مسلمانوں کا وہ ناقابل شکست باہمی اتحاد جس کے وسیلہ سے انہیں پاکستان کی شکل میں بے پناہ طاقت حاصل ہوئی ہے پارہ پارہ ہو جائے گا۔ مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی نے ۱۱ جولائی کے "صدق جدید" میں "ہماری آواز" کے حوالہ سے جو اقتباس شائع فرمایا ہے۔ وہ ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے:۔

"پاکستان میں زبان کے فتنہ کے بعد ایک دوسرے فتنہ "قادیانیوں کے خلاف نفرت و بیزاری" نے جنم لیا ہے۔ اس فتنہ کے پرخطر ہونے کی انتہا ہے کہ آل مسلم پارٹیز کنونشن کی منظور کردہ قرارداد میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانی فرقہ کو غیر مسلم قرار دے کر اس کے حقوق عام مسلمانوں سے علیحدہ کر دیئے جائیں۔

"اس قرارداد میں چودھری ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کی وفاداری کو مشکوک بتاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ کشمیر اور ممالک اسلامیہ کے مفاد کا تقاضا ہے کہ انہیں ان کے عہدہ سے سبکدوش کر دیا جائے۔ ان پر یہ بھی یہ الزام عاید کیا گیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کو دوبارہ متحد کئے جانے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

"صوبائی تعصب، مہاجر اور غیر مہاجر کی کشمکش اور لسانی جھگڑے کی موجودگی میں یہ فرقہ بندی کی بنا پر ملتِ اسلامیہ کے دائرے سے اخراج کی تحریک ایک فتنۂ عظیم ہے۔ اگر پاکستانیوں نے اس کی ہمت افزائی عواقب سے بے بہرہ ہو کر کی تو قادیانیوں کے بعد اس کا قدم آغا خانیوں، شیعوں اور رضا خانیوں اور دیوبندیوں تک پہنچے گا اور پھر

"اس وقت اللہ اور رسول اور قرآن کریم کے نام پر ملتِ اسلامیہ پاکستان کا اتحاد کیا معنی رکھے گا۔ فی الوقت کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اندریں حالات کہ پاکستان کے معنی اس سے باہر کی دنیا میں سات کروڑ مسلمانوں کے ناقابل شکست باہمی اتحاد اور اس کے وسیلے سے حاصل شدہ طاقت کے لئے جاتے ہیں۔"

(ہماری آواز)

نہر سویز کے علاقہ سے برطانیہ کے فوجی اور جنگی سامان کی برآمد

کسٹم محصول کے طور پر حکومت مصر کی طرف سے چار کروڑ پونڈ کا مطالبہ

قاہرہ ۱۶ جولائی۔ سنہ ۱۹۳۶ء کے معاہدے کی تنسیخ کے بعد برطانیہ نہر سویز کے علاقے سے جو فوجی اور جنگی نوعیت کا سامان باہر بھیجتا رہا ہے۔ حکومت مصر نے اس پر کسٹم محصول کا اندازہ چار کروڑ پونڈ لگایا ہے۔ چنانچہ حکومت برطانیہ سے اس رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کر دیا گیا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ سنہ ۱۹۳۶ء کے معاہدے کی رو سے جنگی سامان کسٹم کی پابندیوں سے مستثنےٰ اشمار ہوتا تھا۔ اب چونکہ مصر نے اس معاہدے کی باضابطہ تنسیخ کا اعلان کر دیا ہے اس لئے مصر جنگی سامان پر کسٹم کا محصول عاید کرنے کے سلسلے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتا ہے۔

ریاست تری پورہ کے فرقہ وارانہ فسادات پر مسٹر نور الامین کی طرف سے تشویش کا اظہار

پشاور ۱۶ جولائی۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے ریاست تری پورہ کے فرقہ وارانہ فسادات پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے آپ نے ہندوستانی حکام سے اپیل کی ہے کہ وہ فسادات کی فوری روک تھام کیلئے قدم اٹھائیں ورنہ اندیشہ ہے کہ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں بھی اسی قسم کے فسادات نہ پھوٹ پڑیں۔ مسٹر نور الامین مہتمم ریاست چترال کا چار روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج صبح پشاور روانہ ہوئے تھے ریڈیو پاکستان کے نمائندے کو بتایا کہ مجھے یہ سن کر بے حد صدمہ ہوا ہے کہ ریاست تری پورہ کے ہزاروں مسلمان فرقہ پرستوں کے جنون کا شکار ہو کر مشرقی پاکستان کا رخ کر رہے ہیں۔ پاکستان کو ان مصیبت زدگان سے دلی ہمدردی ہے اور وہ ان کی امداد کے لئے ہر ممکن طریقہ اختیار کرے گا۔ آپ نے بتایا کہ تری پورہ کے فسادات ہندوستان کی انتہا پسند ہندو جماعتوں کے جارحانہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

خدام کا — بارھواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام ہمارا بارھواں سالانہ اجتماع ۳۰-۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۵۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع نوجوانوں کی عملی تربیت کا مظہر ہوتا ہے خدام کو ہمیشہ اپنی علمی اور عملی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے خدام کو ابھی سے تیاری کرنا چاہیئے۔

اجتماع پر اخراجات کے لئے مرکز کو چار پانچ ہزار روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت تک مرکز میں صرف سوا صد روپیہ موصول ہوا ہے۔ سو قائدین حسب شرح چندہ اجتماع کی وصولی کرکے جلد دفتر میں بھجوا دیں تاکہ دفتر کا حقہٗ وقت پہ انتظار کر سکے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اجازت برائے چندہ وظائف جامعہ احمدیہ

نظارت بیت المال کی طرف سے جامعہ احمدیہ کے وظائف کے سلسلہ میں سات ہزار روپیہ تک جماعتوں اور افراد سے یہ چندہ جمع کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ چندہ نظارت بیت المال کی رسیدبکوں پہ وصول کیا جائے گا۔ احباب کو چاہیئے کہ اس چندہ میں تعاون فرمائیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

جماعتہائے احمدیہ سیالکوٹ و جماعتہائے احمدیہ سرگودھا مطلع رہیں

(۱) مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب امرتسری انسپکٹر تحریک جدید کو جماعتہائے احمدیہ سیالکوٹ میں اور مکرم میاں امام الدین صاحب انسپکٹر مساجد فنڈ و تحریک جدید کے مزید وعدوں اور وصولی کے لئے اور مساجد فنڈ کی تحریک لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ لہذا تمام احباب ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

(۲) مکرم چوہدری فضل حسین صاحب انسپکٹر تحریک جدید کو مشہور منڈیوں میں مساجد فنڈ کی تحریک کے لئے بھجوایا گیا ہے لہذا تمام احباب ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید

وکلا۔ ڈاکٹر۔ کنٹریکٹر صاحبان! کیا آپ نے مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ماہ مئی کی آمد کا پانچواں حصہ مساجد بیرون فنڈ میں ادا فرما دیا ہے

طلباء جامعہ احمدیہ کیلئے وظائف کی فراہمی

(۱) مکرمی مولوی ظہور حسین صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ احمد نگر ربوہ سابق مبلغ بخارا و روس مختلف جماعتہائے احمدیہ کے طلباء کے لئے وظائف جمع کرنے کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ ان کے ذمہ جماعتہائے احمدیہ کے تربیتی کا کام بھی سپرد کیا گیا ہے۔ وہ یہ بھی دیکھیں گے کہ جماعت نے ابتدائی کورس پورا کیا ہے یا نہیں۔ ساتھ ہی وہ تعلیمی کمیٹیوں کا کام بھی دیکھیں گے کہ آیا وہ مقامی جماعت کے بچوں کی آئندہ تعلیم کی نگرانی اور ہدایت کے لئے کیا کام کر چکے ہیں اور آئندہ انہوں نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ تمام احباب سے امید کی جاتی ہے کہ وہ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ پورے تعاون سے کام لیں گے۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

مسجد مبارک ربوہ کے لئے کلاک اور دریوں کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے لئے ابھی تک پوری تعداد میں دریاں وصول نہیں ہوئیں۔ مسجد مبارک ۴۰ فٹ لمبی ہے اور قریباً ۴۵ فٹ چوڑی۔ تین قطاریں ابھی تک خالی ہیں۔ ۳۰ فٹ لمبی اور ۴ فٹ چوڑی دری ۱۲ عدد درکار ہیں۔ قیمت فی دری قریباً ۶۰-۷۰ روپے کے درمیان ہے۔ نیز مسجد مبارک کے لئے ایک بڑے کلاک کی ضرورت ہے۔ مسجد کی لمبائی چوڑائی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ۲۴ انچ ڈائل والے کلاک کی ضرورت ہے۔ مخیر احباب اور خواتین سے درخواست ہے کہ اس طرف جلد توجہ فرمائیں۔ اب حضور باقاعدہ مسجد مبارک میں نماز ادا فرماتے ہیں۔ اگر کوئی دوست قیمت ارسال کرنا چاہیں تو ناظر تعلیم و تربیت ربوہ کے نام یہ رقوم ارسال کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء کی تصاویر

جلسہ سالانہ ۵۱ء کی اگر کسی دوست کے پاس تصویریں ہوں تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ امریکہ کے ایک دوست کے لئے ضرورت ہے۔

پرائیویٹ سیکرٹری

الفضل کا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

ہر محب وطن پاکستانی موجودہ احراری ایجی ٹیشن کے اسباب جاننے کے لئے روزنامہ الفضل لاہور کے مطالعہ کا اشتیاق رکھتا ہے اور الفضل کی خریداری میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے۔

ہم نے احباب کی خواہش کیلئے فیصلہ کیا ہے کہ اس سلسلہ میں ضروری مضامین یکجائی طور پر خاتم النبیین نمبر کی صورت میں شائع کئے جاویں تاکہ وقت کی اہم ضرورت پوری ہو سکے۔ آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ اس قسم کے خاص نمبر میں آپ کا اشتہار کس قدر مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں عام اشاعت کے علاوہ یہ خاص نمبر ہزاروں کی تعداد میں ملک کے طول و عرض میں اشاعت پذیر ہوگا۔ اسلئے آپ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور بواپسی اپنے اشتہار کا مسودہ اور اجرت اشتہار ارسال فرما کر اس نمبر میں جگہ ریزرو کرا لیں۔ وقت بہت کم ہے اور یہ پرچہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۲ء کو تیار ہو کر پریس میں چلا جائے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) اس لئے مسودہ یا چربہ اشتہار اور اجرت اشتہار بھجوانے میں فوری اقدام کرکے اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے خاص موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(منیجر اشتہارات الفضل لاہور)

اعلان برائے لجنات بیرون

(۱) بیرونی لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کی لجنات کی طرف سے جو ماہانہ رپورٹیں آتی ہیں ان میں اکثر خدمتِ خلق کا خانہ بالکل خالی ہوتا ہے۔ یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ چاہیئے کہ اجلاسوں کے موقعہ پر تقریروں کے ذریعہ خدمتِ خلق کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور باقاعدہ ممبرات سے رپورٹ بھی لی جائے۔

(۲) لجنات اپنے اپنے مراکز میں کسی احمدی ڈاکٹر یا لیڈی ڈاکٹر کی مدد سے ممبرات کو فرسٹ ایڈ سکھانے کا انتظام کریں۔ اس سے بھی خدمتِ خلق کا بہترین موقعہ ملتا ہے۔ ماہ جولائی کی رپورٹ میں یہ ضرور درج ہو کہ اس ماہ آپ نے اس بارہ میں کیا کام کیا ہے؟

(۳) ماہ اپریل کے مصباح کے ذریعہ بیرونی لجنات کے لئے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ لجنات پرانے گرم اور سرد کپڑے جمع کریں اور مشاورت کے موقعہ پر آدھے اپنے پاس رکھ کر باقی لجنہ مرکزیہ کو بھجوائیں۔ سردی کے دنوں میں غرباء میں تقسیم کئے جائینگے۔ لیکن اب تک کسی لجنہ کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ مہربانی فرما کر گرم سرد کپڑے۔ رضائیاں ابھی سے اکٹھے کرنے شروع کریں۔ اور بعض ذی حیثیت لوگ اگر غرباء کے بستروں کے لئے مالی امداد دے سکیں۔ تو ایسا ایک فنڈ علیحدہ جمع کیا جائے۔ جس سے سردی کے آغاز میں غرباء کے لئے لحاف تیار ہو سکیں۔ خدمتِ خلق کے چندہ کی طرح اس کا ½ حصہ رکھ کر باقی مرکز میں بھجوائیں۔

غرباء میں لحاف وغیرہ تقسیم کرتے وقت غیر احمدی اور احمدی میں کوئی فرق نہ کیا جائے۔ بلکہ ہر مذہب و ملت کے غریب و مستحق طبقہ کو ملحوظ رکھا جائے۔

جنرل سیکرٹری شعبہ خدمتِ خلق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

درخواستہائے دُعا

(۱) قبلہ منشی نور محمد صاحب بعارضہ خناق پاکپتن میں بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں (محمد عاشق واقف زندگی کنری سندھ)

۲- میرے چھوٹے بھائی چوہدری عمر الدین صاحب درویش نمبر ۳ قادیان میں گردن کی پھنسی کے سبب بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (محمد طفیل ربوہ)

(۳) مکرم مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ ایس سی لیکچرار گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسمٰعیل خاں بیمار ہیں اور اپینڈے سائٹس کا شبہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۱۷ جولائی

مسلم لیگ قائداعظم کے فیصلہ کی پابند ہے

قائداعظم مرحوم نے مسلم لیگ کے لاہور کے اجلاس میں مولوی عبدالحامد القادری بدایونی کی قرارداد کہ احمدیوں کو کافر و مرتد قرار دیا جائے روک کر ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر دیا ہوا ہے کہ مسلم لیگ کے قواعد کے رو سے احمدی بھی ویسے ہی مسلمان ہیں جیسا کہ دوسرے مسلمان کہلانے والے افراد و گروہ۔ یہی نہیں بلکہ قائد اعظم مرحوم خان لیاقت علی خان مرحوم اور تمام دیگر مسلم لیگی زعما اور ارباب حکومت نے اپنے عمل سے قائد اعظم کے اس فیصلہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہوئی ہے۔ اور پاکستان کے قیام میں احمدی مسلمانوں نے دوسرے مسلمان کہلانے والوں کے دوش بدوش حصہ لیا ہے۔ اور جس طرح ہر دوسرے مسلمان کا پاکستان میں حق ملکیت ہے۔ اسی طرح ہر پاکستانی احمدی کو بھی حق ملکیت حاصل ہے۔

مسلم لیگ کا اولین اصول جس کی طاقت سے اس نے انتہائی مخالفت کے باوجود پاکستان بنانے میں کامیابی حاصل کی یہی ہے کہ سیاسی لحاظ سے ہر مسلمان جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ خواہ اعتقادی اختلاف کی وجہ سے دوسرے فرق اسلام اس کے متعلق کفر و ارتداد کا فتوے دیتے ہوں۔ دفعہ ۱۲ قواعد مسلم لیگ کے مطابق مسلمان سمجھا جائے گا۔ اور اس لحاظ سے اس کے تمام حقوق وہی ہوں گے جو دوسرے مسلمانوں کے ہوں گے۔ اختلاف عقائد کو معرض بحث میں نہیں لایا جائے گا۔ کیونکہ اگر ایسا کیا جائے۔ تو مسلم قوم کا شیرازہ منتشر ہو جائے گا۔ اور نہ صرف یہ کہ یہ ناممکن ہے کہ اتنے فرقوں میں ٹھیٹھ اسلامی فرقے کا تعین کیا جائے۔ بلکہ ایسا کرنا کسی اسلامی سیاسی پارٹی کے اختیارات میں ہی داخل نہیں۔

مسلم لیگ کا یہ نہایت دانشمندانہ فیصلہ ہے۔ بغیر اس اصول کی پابندی کے مسلمان قوم کا اتحاد ناممکن ہے۔ اسی اصول پر عمل کر کے پاکستان حاصل کیا گیا ہے۔ اور تمام مسلمان اقوام اسی اصول کی پابندی کر کے دوسری اقوام کے مقابل میں کامیابی حاصل کر سکتی ہیں۔ اور اپنے اوطان میں عزت کی زندگی بسر کر سکتی ہیں

اس اصول کی دانشمندی پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مسلم لیگ نے اس اصول کو تجربہ کی کسوٹی پر کس کر دیکھ لیا ہے۔ اور اس کو سو فیصدی صحیح پایا ہے۔ قائد اعظم نے اپنی فراست خداداد سے اس اصول کی خوبی کو بھانپ لیا تھا۔ اس لئے اس نے ہر اس عنصر کو دبا دیا جو کسی نہ کسی رنگ میں مسلمانوں میں فرقہ بندی کو ہوا دینا چاہتے تھے۔ پھر اس اصول کی دانشمندی اس رویہ سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ جو چند مسلمان کہلانے والے مخالفین مسلم لیگ نے اختیار کیا۔ جن میں احراری پیش پیش تھے احراریوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ اصول مسلم لیگ کو ضرور کامیاب بنا دے گا۔ ہر موقعہ پر شیعہ سنی، احمدی غیر احمدی حنفی وہابی سوال پیدا کرنے کی کوشش کی۔ یہ دشمن کا نہایت زبردست ہتھیار تھا۔ جو اس نے مسلم قوم کے شیرازہ کو منتشر کرنے کے لئے استعمال کیا۔

احراریوں نے اس انتشار پھیلانے والے ہتھیار کا اس حد تک استعمال کیا۔ کہ ان میں سے احراری شیعہ لیڈر خود مدح صحابہ کی تحریک چلانے کے لئے لکھنؤ تک گئے۔ تاکہ مسلمانوں میں شیعہ سنی سوال پیدا کیا جائے۔ پھر احراری گلہ بازوں نے پنجاب میں اس فتنہ کو حنفی وہابی اور احمدی غیر احمدی سوال کی صورت میں اٹھانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔

اس وقت بھی احراری یہی نعرہ لگاتے تھے کہ احمدیوں کو کافر و مرتد ٹھہرا کر اقلیت قرار دیا جائے۔ اور تمام وہی باتیں اس وقت بھی کہتے تھے جو وہ آج کہہ رہے ہیں۔ مگر اس وقت مسلم لیگی زعما نے احراریوں کے اس فتنہ کا پورا پورا مقابلہ کیا۔ اور احراریوں کی انتشار پھیلانے والی جدوجہد کو ملیامیٹ کر دیا۔ اس وقت مودودیوں نے بھی جن کا احراریوں سے شروع ہی سے گٹھ جوڑ چلا آیا ہے۔ ایک دوسرے رنگ میں مسلم لیگ کی پوری پوری مخالفت کی۔ اور جہاں تک ان کا بس چل سکا مسلم لیگ کو انتخابات میں ناکام بنانے کی کوشش کی۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قائداعظم کا اتحاد بین المسلمین کا اصول کامیاب رہا۔ اور تمام انتشار پھیلانے والے عناصر کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑی۔ اور وہ سخت ناکام ہوئے ان کی انتہائی کوشش کے باوجود مسلمان اس اصول کے پابند رہے۔ اور آخر پاکستان کے حصول کا سہرا ان کے سر پر لہرانے لگا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ احراریوں نے پھر وہی ہتھیار استعمال کرنا شروع کر رکھا ہے۔ اور مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پھیلانے کے لئے فرقہ بندی کو اسی طرح ہوا دے رہے ہیں۔ جس طرح تقسیم کے پہلے دے رہے تھے۔ بعض نادان مسلمان شائد یہ سمجھتے ہوں گے کہ احراریوں کی احمدیوں کے خلاف یہ خورش احمدیت کے خلاف ہے حاشا و کلا۔

ذرا سوچنا چاہیئے کہ پاکستان میں دوسرے فرقوں کے مسلمانوں کے مقابلہ میں احمدیوں کی بساط ہی کیا ہے ان کا وجود آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ اگر خدانخواستہ احمدی مٹ بھی جائیں تو اس سے کیا فرق پڑ سکتا ہے۔

ہر سنجیدہ مسلمان سوچ سکتا ہے کہ احمدیوں کے خلاف نعرہ بازی محض ایک پردہ ہے دراصل دشمنان پاکستان وہی چال چل رہے ہیں۔ جس کو مسلم لیگ پہلے ایک بار شکست فاش دے کر پاکستان جیسی سب سے بڑی اسلامی ریاست قائم کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔

اس وقت پاکستان کے سامنے بڑے اہم معاملات جن کا اس کی خود حفاظتی سے تعلق ہے۔ درپیش ہیں کشمیر کا مسئلہ نازک ترین صورت اختیار کر چکا ہے۔ افغانستان مسلمانوں کا ملک ہوتے ہوئے پاکستان کا دشمن بنا ہوا ہے۔ اور دشمنان پاکستان کے ہاتھ میں کھیل رہا ہے۔ ہر سمجھدار مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ احراریوں کا ایسے نازک وقت میں فرقہ بندی کا راگ چھیڑنا قائد اعظم مرحوم کے اصول اتحاد بین المسلمین کو ناکام بنانے کی کوشش کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

افسوس ہے کہ آج بھی وہی لوگ جو تقسیم کے پہلے احراریوں کے ارادوں کو تقویت پہنچانا چاہتے تھے، پھر احراریوں کے ارادوں کو اس طرح تقویت پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت بھی مولوی ظفر علی خان اور مولوی عبدالحامد بدایونی بظاہر مسلم لیگی کہلاتے ہوئے احراریوں کی تائید میں کھڑے ہوئے تھے اور آج بھی مولوی ظفر علی خان اس کا فرزند ارجمند اختر علی خان اور مولوی عبدالحامد بدایونی احمدیوں کے کفر و ارتداد کی قرارداد لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ آج بے شک قائد اعظم بنفس نفیس ہم میں موجود نہیں ہیں جو ان کو ایک نگاہ کے اشارہ سے لرزہ براندام کر کے بٹھا دے۔ مگر

ہمیں یقین ہے کہ آج ہر ایک مسلم لیگی پہلے سے بھی زیادہ قائداعظم مرحوم کے اصول اتحاد کا پابند ہے کیونکہ قائد اعظم کی غیر موجودگی خود ہر مسلم لیگی پر یہ فرض عائد کرتی ہے۔ کہ وہ قائد اعظم کے اس اصول کو جس نے اس کو مسلمانوں کو سب سے بڑی اسلامی ریاست کا مالک بنا دیا ہے۔ کبھی ناکام نہیں ہونے دے گا اور ہر مسلم لیگی اپنی جان اور اپنے مال سے بڑھ کر اس عظیم الشان اصول کی حفاظت کے لئے کھڑا ہو جائے گا۔ اور اسکو ذرا گزند نہیں پہنچنے دے گا۔

ہر مسلم لیگی جانتا ہے کہ اسی اصول نے مسلمانوں کو پاکستان دلایا ہے۔ اور یہی اصول پاکستان کے قیام کا محافظ ہے

یہی نہیں بلکہ

ہر مسلم لیگی جانتا ہے کہ قائد اعظم کا یہی اصول تمام اسلامی ممالک کی رستگاری اور انکی آزادی و قیام و استحکام کا ضامن ہے اسلئے اس کا ایمان ہے کہ وہ اس کی حفاظت کے لئے اپنا مال اپنی جان اپنا سب کچھ لڑا دے۔ اور ان لوگوں کو جو اس اصول کی خلاف ورزی کرنا چاہتے ہیں پھر ایسی شکست فاش دے کہ پھر کبھی یہ فتنہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ اسلامی دنیا کے کسی گوشہ میں سر نہ اٹھا سکے۔

افواہ پھیلائی جا رہی ہے کہ کوئی عاقبت نااندیش مسلم لیگی مولوی عبدالحامد بدایونی کی طرح مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں ویسی ہی قرارداد پیش کرنا چاہتا جس کو قائد اعظم نے مسترد کر دیا تھا۔ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں ایسی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دینا یقیناً قائد اعظم کی توہین ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ایسی قرارداد ہے جو مسلم لیگ کے اولین اصول کو توڑنے والی ہے۔

وہ اصول

جس کے ٹوٹنے کے ساتھ ہی مسلم لیگ کا تانا بانا منتشر ہو جائے گا۔ اور دوسری فرقہ وارانہ پارٹیوں کے مقابلہ میں جو امتیاز اسکو حاصل ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ اور وہ بھی ایک

فرقہ وارانہ پارٹی بنکر رہ جائے گی اور دشمنان پاکستان کی دیرینہ امیدیں بھر آئیں گی

حکومت کا اختیار

کسی حکومت کا خواہ وہ کتنی بھی اسلامی حکومت کہلانے کی مدعی ہو۔ ہرگز یہ اختیار نہیں ہے کہ جو شخص زبان سے

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

کا اقرار کرتا ہے۔ اس کو کافر و مرتد قرار دے۔ کوئی اسلامی سے اسلامی حکومت یہ دعوے نہیں کرسکتی۔ کہ کسی کے زبانی اقرار سے آگے جاکر اس کے دل کو بھی ٹٹول سکتی ہے۔ مثلاً حکومت کا ہرگز یہ اختیار نہیں۔ کہ وہ اس زبانی اقرار کے ساتھ تصدیق بالقلب کا بھی مطالبہ کرے۔ اس کی صاف اور سیدھی وجہ جو قرآن و حدیث میں بھی بیان کی گئی ہے یہ ہے کہ دلوں کے ساتھ صرف اللہ تعالےٰ کا تعلق ہے۔ کسی معمولی بشر کا تو کیا دلیوں اور پیغمبروں کا بھی تعلق نہیں ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا یہ اصول نہائت ہی دانشمندی پر مبنی ہے۔ کیونکہ دل کا حال ہر ایک کا انفرادی معاملہ ہے۔ اگر اس میں کسی دوسرے کی دخل اندازی ہو تو معاشرہ کا تمام نظام دھواں بن کر اڑ جاتا ہے۔ ہر ایک آدمی کا دل اس کی ذاتی ملکیت ہے۔ جس کو وہ دوسروں سے مخفی رکھنے کا پورا پورا مختار ہے۔ یہ فطری اختیار ہے۔ جس کو اس سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ محمد رسول اللہ کو اللہ تعالےٰ کا رسول ماننا بے شک ضروری ہے۔ لیکن کسی اسلامی حکومت کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ محمد رسول اللہ کے متعلق جو مختلف لوگوں کے انفرادی اعتقادات ہیں ان میں دخل دے مثلاً بعض لوگ یہ مانتے ہیں کہ محمد رسول اللہ بشر نہیں تھے۔ اب اسلامی حکومت کسی شخص کو مجبور نہیں کرسکتی۔ کہ وہ یہ اعتقاد نہ رکھے کیونکہ اگر وہ ایسا کرے گی۔ تو ملک کا نظام درہم برہم ہونے کا اندیشہ ہے۔

جو شخص لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ خود بخود اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور اسلامی حکومت اس کے ساتھ غیر مسلم کا سا سلوک کرسکتی ہے۔ مگر جو شخص کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتا ہے۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر سے اوپر کوئی ہستی مانتا ہے تو حکومت کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ اس کو غیر مسلم ٹھہرا کر خارج از اسلام قرار دے۔

اسی طرح جو شخص قرآن کریم کو اللہ تعالےٰ کا کلام مانتا ہے۔ اور اس کی رہنمائی قبول کرتا ہے۔ وہ اسلامی حکومت کے نزدیک مسلمان ہے جو شخص قرآن پاک کو خدا تعالےٰ کا کلام سمجھ کر اس کی راہنمائی کو قبول کرتا ہے۔ یقیناً وہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا بھی اقرار کرتا ہے۔ اور جو لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ قرآن کریم پر بھی ایمان رکھتا ہے۔ یہ دونوں باتیں لازم ملزوم ہیں۔ اب ایک مسلمان کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بشر نہیں تھے۔ اور اپنے اعتقاد کے ثبوت میں

انما انا بشر مثلکم

کی آیہ کریمہ پیش کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اصل میں آیہ یوں ہے۔

انّی ما انا بشر مثلکم

یعنی تحقیق میں تمہاری مثل بشر نہیں ہوں تو گو ایک عالم کے نزدیک یہ معنے غلط اور مشرکانہ ہوں گے۔ ایسے عالم کو حق ہے کہ وہ اپنے علم کی بناء پر ایسا اعتقاد رکھنے والے کو مشرک ٹھہرائے۔ لیکن کسی اسلامی کہلانے والی حکومت کا قطعاً یہ حق نہیں ہے کہ ایسے شخص کو مشرک قرار دے کر خارج از اسلام قرار دے کیونکہ اس طرح ملک میں فتنہ پھیلتا ہے۔ اور حکومت کا اولین فرض یہ ہے کہ ملک میں فتنہ نہ پھیلنے دے۔ اور امن کی فضا قائم رکھے دوسری وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ایسا شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اگر وہ یہ انکار کرے گا۔ تو وہ خود اسلام سے باہر ہو جائے گا۔ اور حکومت اس سے غیر مسلموں کا سا سلوک کرسکتی ہے۔

اسی طرح جو شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتا ہے۔ تو چونکہ قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ اس لئے وہ قرآن کریم کے ایک حصہ سے انکار کرنے کی وجہ سے قرآن کریم کا منکر سمجھا جائے گا۔ اور وہ اسلام سے باہر ہو گا۔ لیکن جو شخص کہتا ہے کہ

میں حضرت محمد رسول اللّٰہ
صلے اللّٰہ علیہ وسلم کو
خاتم النبیین مانتا ہوں۔

لیکن میں خاتم النبیین کے معنے لن یبعث اللّٰہ من بعدہ رسولاً نہیں مانتا بلکہ اس کے معنے وہی مانتا ہوں جو شیخ اکبر ابن عربیؒ علامہ ابن قیمؒ ملا علی قاریؒ محمد قاسم نانوتویؒ بانی مدرسہ دیوبند وغیرہم علمائے حق نے مانے ہیں یعنی یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ اور ایسا نبی ختم نبوت کی مہر کو نہیں توڑتا۔ تو کوئی حکومت قطعاً مجاز نہیں ہے کہ ایسا اعتقاد رکھنے والے کو اسلام سے باہر قرار دے۔ خواہ اس کا یہ اعتقاد ساری دنیا کے مسلمانوں کے اعتقاد کے خلاف ہو۔ اسلام میں عوام کی رائے کوئی معنے نہیں رکھتی خواہ ساری دنیائے اسلام کے مسلمان کہلانے والے مل کر کسی حکومت سے یہ مطالبہ کریں۔ حکومت ان کا مطالبہ ماننے پر مجبور نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ حکومت ہرگز ایسا قانون نہیں بنا سکتی۔ جس کا بنانا اس کے اختیار میں ہی نہیں ہے۔ اور کسی حکومت کے اختیار میں نہیں ہے۔ کہ وہ ایسا قانون بنائے۔ جس سے ملک میں فتنہ پھیلتا ہو۔ خواہ ایسا اعتقاد رکھنے والا ایک ہی شخص کیوں نہ ہو۔ اور وہ شخص مانتا ہو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر میرے نزدیک خاتم النبیین کے وہ معنے صحیح ہیں جو مثلاً حضرت محمد قاسم نانوتویؒ نے کئے ہیں۔

اب اس بات کو ایک عملی مثال سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ ایک مسلمان پر نماز فرض ہے۔ لیکن سینہ پر ہاتھ باندھنے میں مختلف ائمہ میں اختلاف ہے۔ جو شخص ایمان رکھتا ہے کہ نماز فرض ہے۔ اس کو حکومت مسلمان قرار دے گی خواہ وہ کسی اختلافی طریقے سے سینہ پر ہاتھ باندھتا ہو۔ بلکہ شیعوں کی طرح ہاتھ نہ بھی باندھتا ہو۔ اہل حدیث کی طرح رفع یدین کرتا ہو یا حنفیوں کی طرح نہ کرتا ہو۔ جو شخص نماز کو فرض سمجھتا ہے۔ اگر ساتھ ہی رفع یدین کے بغیر نماز کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اب ایسے شخص کو کوئی حکومت خارج از اسلام قرار نہیں دے سکتی۔ خواہ ان کے مخالف عقیدہ رکھنے والے اس کو اسی بناء پر کافر و مرتد قرار دیتے ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اختلافی مسائل میں حکومت دخل دے گی۔ تو ملک میں فتنہ پیدا ہوگا۔ جو حکومت کے اس بنیادی اصول کے خلاف ہے کہ حکومت کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ ملک میں فتنہ نہ پیدا ہونے دے۔ تمام اختلافی مسائل میں حکومت کا غیر جانبدار رہنا امن کے لئے نہائت ضروری ہے۔ اس لئے کسی اسلامی سے اسلامی حکومت کا اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ احمدیوں کو اس بناء پر غیر مسلم قرار دے۔

الفضل کا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

احرار کے پھیلائے ہوئے فتنہ انگیز مغالطوں کے جواب میں

۲۵ جولائی ۵۲ء تک شائع ہوگا

(۱) بزرگانِ و ائمہ سلف کے بیان کردہ خاتم النبیین کے معانی اور عقائد (۲) جماعت احمدیہ کا عقیدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں (۳) احرار کے سیاسی اعتراضات کا جواب (۴) احرار کی فتنہ انگیزیوں کے تار ہلانے والا کون ہے؟ (۵) احرار کی سیاسی شورش کی غرض و غایت بے نقاب کر کے پاکستان کے بہی خواہوں کو حقیقت سے آگاہ کیا جائے گا ۴۲ صفحات ہوں گے۔ اہلِ قلم اصحاب ان میں سے کسی موضوع پر جو مضمون لکھیں وہ جلد از جلد ارسال کر دیں وقت بہت تھوڑا ہے

پرچہ کی اشاعت زیادہ کرنے کے لئے قیمت ۲ آنے نام رکھی گئی ہے۔ جو دوست اشاعت کے لئے پرچہ لیں انہیں ۲ آنے میں پرچہ دیا جائے گا۔

جماعت کے عہدہ داران وقت کی اہمیت کے پیش نظر ابھی سے حلقہ اشاعت وسیع کرنے کی سکیم بنالیں اور مطلوبہ تعداد سے دفتر ہذا کو جلد اطلاع دیں۔

ایسے اصحاب جو خود پرچہ تقسیم نہ کر سکتے ہوں وہ اپنی طرف سے اعانت کی رقم دفتر ہذا میں بھجوا دیں اور ان مستحقین کے اسماء سے بھی مطلع فرمائیں جن کو وہ پرچہ بھیجنا چاہتے ہوں۔ دفتر ہذا بذریعہ ڈاک رعایتی شرح (اخباری پرچہ) میں پرچہ بھجوا سکتا ہے۔ جبکہ عام شرح سے ۱ آنہ خرچ ڈاک ہوگا۔ اس خرچ کی بچت احباب کو ہو سکتی ہے۔

احباب کرام کو اس کی اشاعت میں عملی طور پر اور رقوم اعانت بھیج کر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ اس موقع پر کہ طبائع میں تلاش حق کا جذبہ موجزن ہے۔ پرچہ کی اشاعت بہت مفید اور احباب کرام کے لئے ثواب کا موجب ہوگی۔

(ایڈیٹر و منیجر الفضل)

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

روایاتِ محمود

فرمودہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(مرتبہ ملک فضل حسین احمدی مہاجر)

۱۸۹۳ء تا ۹۷ء کے متعلق روایات

(۸۱) آپؑ ایک دفعہ باہر تشریف لے گئے۔ لاہور کا ریلوے سٹیشن[1] تھا۔ دوست آپ کے اردگرد حلقہ باندھ کر کھڑے تھے۔ کہ اتنے میں پنڈت لیکھرام بھی وہاں آگئے۔ اور جیسے ادنیٰ بڑے آدمی کو سلام کرتا ہے۔ پنڈت صاحب نے بھی آپؑ کو سلام کیا۔ مگر آپؑ نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ پنڈت صاحب نے پھر سلام کیا۔ مگر آپؑ نے پھر منہ پھیر لیا۔ وہ آریہ سماج میں بہت شہرت رکھتے تھے۔ اور یہ فرقہ پنجاب کے ہندوؤں میں بہت طاقت رکھتا ہے۔ اور معزز ترین عہدے ان لوگوں کے ہاتھ میں ہیں۔ جماعت کے بعض دوستوں نے خیال کیا۔ کہ یہ بڑا آدمی ہے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو سلام کیا ہے۔ تو گویا ہماری بڑی عزت قائم ہوئی ہے۔ اور آپؑ نے جو جواب نہیں دیا۔ تو اسکی وجہ شاید یہ ہے۔ کہ آپؑ نے سنا نہیں۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت محبت رکھتے تھے۔ گو بعد میں پیغامی ہو گئے تھے۔ مگر وفات کے وقت آپ نے اس پر اظہار ندامت بھی کیا۔ اور مجھے دعا کے لئے کہلا کے بھی بھیجا انہوں نے یہ سمجھ کر کہ آریوں کے بڑے لیڈر کا سلام کرنا بڑی عزت کی بات ہے۔ عرض کیا۔ کہ حضور نے شاید دیکھا نہیں۔ پنڈت لیکھرام صاحب سلام کہتے ہیں۔ میں تو اس وقت بچہ تھا۔ مگر دوسرے دوستوں کی روایت ہے۔ کہ آپ یہ بات سن کر جوش میں آگئے۔ اور فرمایا "یہ شخص میرے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے۔ اور مجھے سلام کہتا ہے"۔

(الفضل جلد ۳۰ نمبر ۳۲ صہ ۲)

(۸۲) کتاب جنگ مقدس جس میں آتھم کے ساتھ مباحثہ چھپا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مباحثہ اس وقت ہوا۔ جبکہ آپؑ نے مسیح موعود ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔ اور مولوی آپؑ کے کافر ہونے کا اعلان کر چکے تھے۔ اور فتوے دے چکے تھے۔ کہ آپؑ واجب القتل ہیں۔ ایسے موقعہ پر ایک غیر احمدی[2] کا ایک عیسائی سے مقابلہ ہوتا ہے۔ اس نے حضرت صاحبؑ سے درخواست کی تھی۔ کہ آپؑ مقابلہ کریں۔ اس پر حضور (علیہ السلام) جھٹ کھڑے ہو گئے۔ آپؑ نے اس وقت یہ نہ کہا۔ عیسائی ہمارے ایسے دشمن ہیں۔ جیسے غیر احمدی۔ بلکہ آپ مباحثہ کے لئے چلے گئے۔ اور قادیان سے باہر چلے گئے۔

(الفضل جلد ۱۰ نمبر ۵۳ صفحہ ۵)

(۸۳) آتھم کا جن دنوں مباحثہ تھا۔ عیسائی ایک دن شرارت کر کے مسلمانوں اور عیسائیوں کو جوش دلانے اور ہنسی مذاق کی ایک صورت پیدا کرنے کے لئے کچھ اندھے۔ لولے۔ اور لنگڑے جمع کر کے لے آئے۔ اور انہیں ایک گوشہ میں چھپا کر بٹھا دیا۔ اور تجویز یہ کی۔ کہ ہم مرزا صاحبؑ سے کہیں گے۔ آپ کا دعویٰ ہے۔ کہ آپ مسیح موعودؑ ہیں۔ اور حضرت مسیحؑ اندھوں کو بینا کیا کرتے تھے۔ لنگڑوں اور لولوں پر ہاتھ پھیرتے اور وہ اچھے ہو جاتے تھے۔ اب ہم نے آپ کو تکلیف سے بچا لیا ہے۔ اور کچھ لولے۔ لنگڑے اور اندھے جمع کر کے لے آئے ہیں۔ آپ بھی ان پر ہاتھ پھیریں۔ اور انہیں اچھا کر کے دکھا دیں۔ اگر آپؑ کے معجزہ سے یہ اچھے ہو جائینگے تو ہم آپ کو اپنے دعویٰ میں سچا مان لیں گے۔ میں تو اس وقت بچہ تھا۔ شاید پانچ یا چھ سال میری عمر ہو گی۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے اور بعض دوسروں سے بھی جو اس واقعہ کے عینی شاہد تھے۔ میں نے تمام باتیں سنی ہیں۔ آپؓ فرماتے جب ہم نے یہ بات سنی۔ تو ہم سخت گھبرائے۔ اور ہم نے کہا۔ بس اب بڑی ہنسی ہو گی۔ جواب تو خیر دیا ہی جائے گا۔ مگر عوام الناس میں اس کی وجہ سے بڑا جوش پیدا ہو جائے گا۔ لیکن جس وقت انہوں نے اس امر کو پیش کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا جواب لکھوانا شروع کیا۔ تو دیکھنے والے جو اس وقت موجود تھے۔ سناتے ہیں۔ کہ عیسائیوں کے لئے سخت مشکل پیش آگئی۔ اور انہوں نے چوری چھپے ان اندھوں۔ لولوں اور لنگڑوں کو ایک ایک کر کے غائب کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ ایک بھی ان میں سے باقی نہ رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے جواب میں لکھوایا۔ کہ یہ دعویٰ کہ حضرت مسیحؑ اندھوں کو آنکھیں دیا کرتے تھے۔ لولوں اور لنگڑوں پر ہاتھ پھیرتے اور وہ اچھے ہو جاتے تھے۔ عیسائی دنیا کا ہے۔ اور حضرت مسیح انجیل میں یہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر کسی میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا۔ تو وہ یہ تمام معجزے دکھا سکے گا۔ جو میں دکھاتا ہوں۔ پس آپؑ نے فرمایا تم لوگ جو اس وقت مسیحؑ کی طرف سے نمائندہ بن کر آئے ہو۔ تم میں کم از کم ایک رائی کے دانہ کے برابر تو ضرور ایمان ہو گا۔ کیونکہ تم معمولی عیسائی نہیں۔ بلکہ عیسائیوں کے پادری ہو۔ اور اگر تم میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں۔ تو تم مسیحؑ کے نمائندے نہیں ہو سکتے۔ اس صورت میں تم بے ایمان ہو گے۔ اور اگر تم میں کم از کم ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان موجود ہے۔ تو ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ آپ لوگوں نے ہمیں اس تکلیف سے بچا لیا۔ کہ ہم خود ان اندھوں۔ لولوں اور لنگڑوں کو اکٹھا کر کے لاتے۔ اور آپ سے کہتے۔ انہیں اچھا کر دکھائیں۔ اب یہ آپ کی کوشش سے خود ہی حاضر ہیں۔ آپ ان پر ہاتھ پھیریں یا پھونک ماریں۔ اور انہیں اچھا کر کے دکھا دیں۔ دنیا کو خود بخود معلوم ہو جائے گا۔ کہ واقعہ میں آپ مسیحؑ کے سچے پیرو ہیں۔ اور انجیل میں ایمان اور صداقت کا جو معیار بتایا گیا ہے۔ اس پر آپ پورے اترتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جواب لکھوانا شروع کیا۔ تو عیسائیوں نے ان اندھوں۔ لولوں اور لنگڑوں کو کھسکانا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ اس پرچہ کے سنانے کے وقت وہ سب اندھے۔ لولے۔ لنگڑے غائب ہو گئے۔ (الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۰۰ صہ ۵)

(۸۴) جب آتھم کی پیشگوئی کا وقت آیا۔ ایک دوست سناتے ہیں کہ باوجودیکہ پیشگوئی بالکل واضح تھی۔ مگر رات کے وقت دیر تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ کہ آج کی رات ضرور اللہ تعالےٰ فیصلہ کر دیگا۔ وہ نیا نیا زمانہ تھا۔ مخالفت کا طوفان ہر طرف سے اٹھ رہا تھا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسے وقت میں یہ کتنی بڑی مصیبت تھی۔ میری عمر اس وقت چھ یا سات سال کے درمیان ہو گی۔ اس لئے مجھے تو کچھ یاد نہیں۔ ہاں ایک دوست کی روایت ہے۔ کہ مہمان خانہ میں ہم چار یا پانچ آدمی ساری رات مذبوح کی طرح زمین پر لوٹتے رہے۔ اور دعائیں کرتے رہے۔ غور کرو! ان لوگوں کے لئے یہ کتنی بڑی ٹھوکر تھی۔ مجھے یاد ہے۔ ایک پٹھان بہت مخلص تھا۔ باوجود چھوٹی عمر کے میرے دل پر اس کے اخلاص کا اثر ہے۔ بتانے والے نے بتایا۔ کہ رات کو زمین پر سر مارتا تھا۔ مگر آخر کار وہ مرتد ہو گیا۔ یہ کتنی بڑی ٹھوکر تھی۔

(الفضل جلد ۲۱ نمبر ۱۱۰ صہ ۶)

(۸۵) آتھم کے متعلق پیشگوئی کے وقت جماعت کی جو حالت تھی۔ وہ ہم سے مخفی نہیں۔ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا۔ اور میری عمر کوئی پانچ ساڑھے پانچ سال کی تھی۔ مگر مجھے وہ نظارہ خوب یاد ہے۔ کہ جب آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن آیا۔ تو کتنے کرب اور اضطراب سے دعائیں کی گئیں۔ میں نے تو محرم کا ماتم بھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک طرف دعا میں مشغول تھے۔ اور مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ اور مسلم کے بعض اور بزرگ مسجد میں جمع ہو کر دعا کر رہے تھے۔ اور تیسری طرف بعض نوجوان (جن کی اس حرکت پر بعد میں برا بھی منایا گیا) جہاں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مطب کیا کرتے تھے۔ اور آجکل مولوی قطب الدین صاحب بیٹھتے ہیں۔ وہاں اکٹھے ہو گئے۔ اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کر دئیے۔ ان کی چیخیں سو سو گز تک سنی جاتی تھیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر یہ دعا جاری تھی۔ کہ یا اللہ آتھم مر جائے، یا اللہ آتھم مر جائے۔ مگر اس کہرام اور آہ و زاری کے نتیجہ میں آتھم تو نہ مرا۔ (اس لئے کہ اس نے حق کی طرف رجوع کرنے والی شرط سے فائدہ جو اٹھایا تھا (مرتب)

(الفضل جلد ۲۸ نمبر ۱۶۳ صہ ۱)

(۸۶) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب آتھم کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔ اور اس پیشگوئی کا آخری وقت قریب آیا۔ تو مجھے یاد ہے۔ جماعت کے لوگ اس وقت اتنے گھبرائے ہوئے تھے۔ کہ وہ اکٹھے ہو کر جہاں آجکل مولوی قطب الدین صاحب کا مطب ہے۔ چیخیں مار کر روتے تھے اور دعائیں کرتے تھے۔ کہ یا الٰہی یہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔ ان کی چیخوں کی آواز سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر تشریف لائے۔ اور مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ تعجب ہے۔ پیشگوئی تو ہم سے ہوئی ہے۔ اور لوگ خواہ مخواہ گھبرا رہے ہیں۔ اگر یہ پیشگوئی ٹل جائے۔ اور لوگ اس کے ٹل جانے کی وجہ سے یہ خیال کرنے لگ جائیں۔ کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی ہے۔ تو یہ بے شک ہم کو چھوڑ دیں۔ انہیں اتنی گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے۔

(الفضل جلد ۳۳ نمبر ۳۰ صہ ۳)

حاشیہ[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸۸ میں لکھا ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام (۱) "ایک مرتبہ اپنے قتل کئے جانے سے ایک برس پہلے لاہور کے سٹیشن پر ایک چھوٹی سی مسجد میں مجھے ملا۔ اور میں وضو کر رہا تھا۔ وہ نمستے کر کے چند منٹ کھڑا رہا اور پھر چلا گیا"۔

(۲) حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی کا بیان ہے۔ کہ ۱۸۹۳ء میں جب حضور علیہ السلام فیروزپور تشریف لے گئے۔ تو وہاں سے واپسی پر لاہور سٹیشن پر یہ واقعہ پیش آیا۔ جبکہ حضور انور نماز عصر کے لئے وضو فرما رہے تھے۔ (خاکسار مرتب)

حاشیہ[2] میاں محمد بخش پاندھا مدرس دیسی مکتب ساکن جنڈیالہ ضلع امرتسر کا جب ۱۸۹۳ء میں عیسائیوں سے مباحثہ طے پا گیا۔ تب انہوں نے حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور التجا کی۔ کہ آپؑ اہل اسلام کی طرف سے پیش ہوں۔ جسے حضور علیہ السلام نے بلا توقف قبول فرما لیا۔ (مرتب)

"ہمیشہ اقلیت حق پر ہوتی ہے" (عطاء اللہ شاہ بخاری)

احرار کے مطالبہ "مرزائیوں کو اقلیت قرار دو" پر ایک نظر

از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی

سید عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت احرار انجمن سیف الاسلام دہلی کے ایک جلسہ میں ۲۲ اپریل ۱۹۳۹ء کو تقریر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

> "ہم اکثریت نہیں چاہتے۔ ہمیشہ اقلیت حق پر ہوتی آئی ہے۔ تم ہمیں کیوں مجبور کرتے ہو کہ اکثریت کا ساتھ دیں۔ کیا میں مولانا حسین احمد مدنی کے مقابلہ میں مسٹر جناح کو ترجیح دوں۔ جو بے دھڑک سب بے خلاف شرع دعوتوں میں شرکت کرتے ہیں۔ ہم نام نہاد اکثریت کی تابعداری نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اکثریت باطل پر ہے"۔
>
> (اخبار زمزم لاہور ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب سید عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت احرار کے نزدیک ۱۹۳۹ء میں اکثریت کے مقابل اقلیت حق پر تھی۔ بلکہ "ہمیشہ اقلیت حق پر ہوتی آئی ہے" تو آج ۱۹۵۲ء میں ان کے نزدیک سابقہ نظریہ میں کیوں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی۔ اور یہ صاحب اور باقی چھوٹے بڑے احراری لیڈر کیوں "مرزائیوں کو اقلیت قرار دو" "مرزائیوں کو اقلیت قرار دو" کی رٹ لگا رہے ہیں۔ اگر کوئی ذرا بھر بھی اس معاملہ میں غور و تدبر کرے گا تو تاریخ احرار اسے بتلائے گی کہ احراری لوگ شروع سے ہی ابن الوقت کی حیثیت اختیار کئے چلے آرہے ہیں۔ حالات کے تبدیل ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے خیالات کی دنیا میں بھی نمایاں تغیر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ کبھی تو یہ لوگ مسلمانوں کی ہمدردی اور اخوت کا دعوے بڑے زوردار الفاظ میں کرتے نظر آتے ہیں۔ اور کبھی مسلمانوں سے ایسی کھلی غداری کرتے پائے گئے ہیں۔ کہ جس کی مثال اور جگہ تلاش کرنا امر محال ہے۔

کون نہیں جانتا کہ مسجد شہید گنج کے معاملہ سے قبل سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر احراری لیڈر مسلمانوں کے اپنے تئیں بہت بڑے ہمدرد اور خیر خواہ قرار دیتے تھے۔ لیکن جب امتحان کا وقت آیا۔ تو انہوں نے مسلمانوں سے غداری اور غیروں سے گٹھ جوڑ کر کے اسلام دشمنی کا ثبوت دیا۔ چنانچہ جناب محمد مرزا صاحب دہلوی رقمطراز ہیں کہ

> "احرار کا اس سارے ہنگامہ میں کہیں پتہ نہ تھا۔ ہزاروں مسلمان جیل میں چلے گئے۔ سینکڑوں زخمی ہوئے اور بیسیوں شہید ہوئے۔ لیکن احرار کا ان میں سے کسی میں بھی شمار نہ تھا وہ جماعت جو ایجی ٹیشن ہی کرتے رہنے کے لئے پیدا ہوئی تھی۔ اس اہم اور نازک موقع پر کیوں پیچھے رہ گئی۔ اسلامی مفاد کی حفاظت کا دعوے اور اسلامی مفاد سے یہ غداری؟ مسلمانوں کے اس احتساب سے احرار چونکے۔ انہیں مغالطہ تھا کہ ان کی اسلامی خدمات ایسی اہم ہیں کہ شاید مسلمان ان سے [illegible] نہ کریں گے۔ لیکن جب سب طرف سے ان پر لعنت ملامت کی بوچھاڑ شروع ہوئی تو انہیں اپنی صفائی کرنی پڑی لیکن ان کی صفائی عذر گناہ بدتر از گناہ قرار دی گئی۔ اسلئے کہ انہوں نے مسجد شہید گنج کے اس سارے ہنگامے کو ایک فعل عبث قرار دیا۔ اور جو مسلمان اس راہ میں شہید ہوئے ان کے متعلق کچھ نازیبا الفاظ استعمال کر ڈالے۔ مسلمان اس شوریدہ سری کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھے نتیجہ یہ ہوا کہ احرار سارے ہندوستان کے مسلمانوں کی نظروں سے گر گئے"۔
>
> (مسلمانان ہند کی حیات سیاسی صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳)

اس کے بعد تقسیم ملک کے وقت مسلمانوں کے لئے ایک اور امتحان کا وقت آیا۔ یہ دن ایسے نازک اور پرخطر تھے کہ اس سے قبل اس قسم کے ایام شاید ہی مسلمانوں پر آئے ہوں۔ ہندو اور سکھ قوموں نے باہمی اتحاد پیدا کر کے مسلمانوں کے جائز حقوق کو بھی تلف کرنا چاہا۔ ان کی سکیم تھی کہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر مسلمانوں کو کچل دیا جائے۔ اس نازک ترین موقعہ پر بھی امیر شریعت احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے ساتھیوں نے قوم و ملت سے کھلی غداری کی اور علم بغاوت بلند کرتے ہوئے مسلمانوں کی نمائندہ جماعت مسلم لیگ سے مقابلہ کی ٹھانی۔ اور قائد اعظم مرحوم کی ذات پر کمینے اور حیا سوز حملے کرنے سے نہ چوکے قائد اعظم مرحوم کی نسبت احرار کے ناظم اعلیٰ نے یہاں تک لکھا کہ

> "ہندوستان کے ۱۰ کروڑ مسلمانوں کا نام نہاد رہنما ایک پارسی عورت کو حلقۂ زوجیت میں لینے کے لئے حلفیہ اقرار نامہ کے ذریعہ مسلمان ہونے سے انکار کرتا ہے۔ اور آج تک کلمۂ توحید پڑھ کر مسلمان نہیں ہوا لیکن پھر بھی مسلمانوں کا ——— قائد اعظم"۔
>
> (رسالہ مسٹر جناح کا اسلام)

مسلم لیگ کے زعماء اور پاکستان کے متعلق ان لوگوں نے جس گندی فطرت کا مظاہرہ کیا وہ اس کے علاوہ ہے جسے طوالت کے خوف کے پیش نظر ہم اس وقت دوہرانا مناسب خیال نہیں کرتے۔ غرض چھوٹے بڑے احراری لیڈروں نے پاکستان کی اس شدومد سے مخالفت کی کہ غیروں نے بھی نہ کی ہوگی۔ اگر یہ لوگ ایسا نہ کرتے تو کانگرس کا حق دوستی کیونکر ادا ہو سکتا تھا۔ یہ بھی تو کوئی عقلمندی نہیں۔ کہ کانگرس کا پروردہ ہو کر اسکی نمک حرامی کی جائے۔ اسلئے احرار سے اسی بات کی توقع ہوسکتی تھی نہ کہ کسی اور امر کی۔

اب جبکہ خداتعالےٰ کے فضل و کرم سے پاکستان اپنے پاؤں پر مضبوطی سے کھڑا ہو چکا ہوا ہے پاکستان کے غدار احرار اپنی دبی عداوت و بغض کا فرقہ وارانہ سوال اٹھا کر پھر مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں۔

۱۹۲۶ء میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے شیعہ حضرات کی نسبت یہ کہا تھا کہ

> "تم اپنے بُرے عقیدوں سے توبہ کرکے ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ وہ لوگ جنہوں نے ابوبکرؓ کو مسلمان نہ مانا۔ عمرؓ کو کافر کہا۔ اور حضرت عائشہؓ کا بت بنا کر آپ کی توہین کی ہم ان کے ساتھ کیسے شریک ہو سکتے ہیں"۔

مگر شیعوں کے مقابل ان کی دال نہ گل سکی اب یہی حربہ جماعت احمدیہ کے خلاف اختیار کیا جا رہا ہے اور پاکستان کے مختلف دیہات و شہر میں احراری لیڈر یہ نعرہ لگا رہے ہیں کہ "مرزائیوں کو اقلیت قرار دو" "مرزائیوں کو اقلیت قرار دو" گویا اس قسم کا سوال پیدا کر کے یہ لوگ قائد اعظم کی دلی تمناؤں کا خون کرنا چاہتے ہیں۔ اور پاکستان کی ترقی کی سکیمیں سوچنے کی بجائے اسے تنزل اور پستی کی طرف لے جانے کے متمنی ہیں۔

یہ تو آئندہ کے واقعات بتائیں گے کہ احراری لیڈر اپنے اس پروگرام میں انشاء اللہ کس طرح ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں۔ سردست ان کے پیدا کردہ سوال "مرزائیوں کو اقلیت قرار دو" کے متعلق اپنے قارئین کرام کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

احراری لیڈروں کا یہ سوال کہ چونکہ دیگر مسلمانوں نے احمدیوں کو کافر اور مرتد قرار دیا ہے۔ اسلئے انہیں اقلیت قرار دیا جائے یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جسے مسلمانوں کا سمجھدار طبقہ اپنے مفاد کے خلاف پاکر یقیناً رد کر دیا کرے گا۔ اس کی کئی ایک وجوہ ہیں مثلاً

اوّل - یہ کہ اس سوال کے نتیجہ میں بقول امیر شریعت احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری "اقلیت ہمیشہ حق پر ہوتی آئی ہے" مسلمانوں کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ جماعت احمدیہ حق پر ہے۔

دوئم - یہ کہ اس سوال کے اٹھائے جانے کے بعد کچھ بعید نہیں کہ کل کو دیگر مسلمان فرقے ایک دوسرے کو اقلیت قرار دیئے جانے کا مطالبہ کریں گے اور اس طرح قائد اعظم مرحوم کی پیدا کردہ تنظیم کو انتہائی درجہ کا نقصان پہنچے گا۔ جس کی وجہ سے پاکستان کو یقیناً کئی ایک خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑیگا

سوم :- یہ کہ اس سوال کے اٹھائے جانے سے دشمنوں کی امیدیں پوری ہوں گی اور وہ پاکستان کو اپنا کمزور شکار سمجھکر اس پر اپنا تسلط جمانے کے خواب دیکھے گا بھلا اس امر کو بجز احراریوں کے کون باغیرت مسلمان برداشت کرنے کے لئے تیار ہوگا؟

اور بھی بہت سی وجوہ ہیں۔ جنہیں ہم فی الحال نظر انداز کرتے ہیں۔

مذہبی اختلاف کی بناء پر احراری لیڈروں کا جماعت احمدیہ کے خلاف عوام مسلمانوں میں "مرزائیوں کو اقلیت قرار دو" کا شب و روز پروپیگنڈا کرنا یقیناً ایک ایسا فعل ہے۔ جسے ذی عقل اور شریف مسلمان اچھی نظر سے نہیں دیکھ رہے۔ اور نہ دیکھیں گے۔ کونسا مسلمانوں کا فرقہ اور جماعت ہے جو باقی فرقوں اور جماعتوں سے بلحاظ عقائد کے اختلاف نہیں رکھتا۔ محض مذہبی اختلافات کی بناء پر احراریوں کا جماعت احمدیہ کے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کرنا یقیناً مصلحت کے جہاں خلاف ہے۔ وہاں پاکستان کے مفاد کے بھی صریح منافی ہے۔ اور ایسے امور کو ہر دہر انا ہر شریف مسلمان یقیناً ناپسند کرتا ہے۔

چنانچہ کچھ عرصہ ہوا "پاکستان میں فتنہ" کے زیر عنوان جناب سید ضیاء المتین صاحب کاظمی نے رسالہ "قائد" کی ایک اشاعت میں لکھا ہے

> "اختلاف فی نفسہٖ کوئی بری چیز نہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا آپسمیں بھی اختلاف پیدا ہو جاتا تھا ان کے بعد ہر طبقہ میں اختلاف کی مثالیں

موجود ہیں۔ اگر کسی کو جمہور مسلمانوں سے کوئی اختلاف ہے تو ہو۔ ہمیں اس سے کچھ سروکار نہیں۔ کوئی کسی کے عقیدہ کو بدل نہیں سکتا۔ نہ اختلاف عقائد کسی کی کوشش سے ختم ہو سکتا ہے۔ لیکن اس زمانہ میں جبکہ مسلمان سخت ترین مشکلات کے دور سے گزر رہا ہے۔ اور اس وقت تمام مسلمانوں میں یک جہتی کی ضرورت ہے۔ کسی جماعت کی طرف سے کسی کے خلاف کوئی جارحانہ اقدام یا فتنہ انگیزی برداشت نہیں کی جا سکتی۔

(رسالہ "قائد" ملتان ماہ جون ۱۹۵۰ء)

پس احراری لیڈروں کا جماعت احمدیہ یا کسی اور مسلمان فرقہ کے اختلافی عقائد کی آڑ لے کر پاکستان میں فرقہ دارانہ سوال پیدا کرنا یقیناً مستقبل قریب میں ایک نئے فتنہ کا باب کھولنے کے مترادف ہے۔ جو علماء آج احمدیوں پر کفر کے فتوے لگا رہے ہیں۔ ان کے فتویٰ کفر سے باقی مسلمان جماعتیں اور فرقے بھی نہیں بچے۔ کیونکہ ؎

کفر والحاد کے فتوے تو دیئے سب نے ہی
نہ رہا کوئی مسلمان بنانے والا

چنانچہ مولوی ظفر علی خاں صاحب "زمیندار" کی ایک اشاعت میں لکھتے ہیں:-

"علماء سُو کے وجود سے اسلام کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اور پہنچ رہا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ اسی لئے یہ مسئلہ وقت کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ کہ ان اشرار علماء سے جنہیں حضور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے شر الشر کہہ کر پکارا ہے اور جنہیں نہ عزت نفس کا پاس ہے۔ نہ علم سے کچھ مناسبت اور نہ ناموس اسلام کا خیال ہے۔ کیونکر مسلمانوں کو نجات دلائی جائے۔ خدام ملک و ملت کی کوششوں کا استخفاف کر کے عوام کو کافر کہہ دینا فروغ پر اصول کو قربان کرنا اور وطن کے مفاد کو اغیار کے ہاتھوں ثمن قلیل کے عوض بیچنا اس جماعت کا شیوہ خصوصی قرار پا چکا ہے۔"

(اخبار زمیندار ۱۵ر اپریل ص ۳ سنہ ۱۹۲۹ء)

یاد رہے۔ کہ احراری لیڈروں کی جماعت احمدیہ کے خلاف موجودہ شورش کا اصل مقصد مسلمانوں اور پاکستان کا مفاد نہیں۔ بلکہ وہ اس راہ سے عوام مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور "ختم نبوت کا تحفظ" محض ایک آڑ ہے۔ جس کے پیچھے درحقیقت احرار کا ذاتی مفاد ہے۔ اور جو روز اول سے ان کے مدنظر رہا ہے۔ یعنی حصول زر۔ ایسے ہی لوگوں کی نسبت رسالہ "صحیفہ اہلحدیث" کی ایک اشاعت میں لکھا ہے کہ ؎

بہت لوگ بن کر ہوا خواہ امت
سفیہوں سے منوا کے اپنی فضیلت
سدا گاؤں در گاؤں نوبت بہ نوبت
پڑے پھرتے ہیں کرنے تحصیل دولت

(رسالہ "صحیفہ اہلحدیث" کراچی جلد ۳۱ ص ۶ عدد ۱۷)

صوبہ سندھ کے قائدین و زعما

اور دیگر خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم سید جواد علی صاحب مہتمم تجنید کل مورخہ ۱۴ ربوہ سے صوبہ سندھ کی تمام مجالس خدام الاحمدیہ ۵۲ کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہر صورت میں ان سے پوری طرح تعاون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت

دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ جو ٹائپ بھی جانتا ہو۔ میٹرک پاس یا مولوی فاضل کو ۸۰۔۔۔۳۰۔۔۔۵ کے گریڈ میں ۔/۵۰ روپے تنخواہ اور ۔/۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائیگا ٹائپ کا کام لینے کی صورت میں ۔/۱۵ روپے ٹائپ الاؤنس اس کے علاوہ دیا جائے گا۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تقرر قاضی

جماعت احمدیہ ضلع لائلپور کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب ذیل کا تقرر لطور قاضی منظور فرمایا ہے۔ اس ضلع کے احباب اپنے تنازعات ان کے پیش کریں۔

(۱) شیخ محمد محسن صاحب ...
(۲) چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ وکیل
(۳) مرزا اسلم حیات صاحب اکونٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ

(ناظم قضا سلسلہ احمدیہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

میاں عبد الرحمن خاں صاحب ولد ڈاکٹر ریاض الدین خاں صاحب بھاگلپوری کا ایڈریس درکار ہے جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال)

(۲) نظارت بیت المال کو مندرجہ ذیل احباب کے موجودہ پتہ جات مطلوب ہیں (۱) میاں محمد حنیف صاحب ولد میاں محمد اسمٰعیل شیخ سنگن فیروزپور (۲) میاں اسلم وحید صاحب بی۔اے سٹوڈنٹ جو پہلے ۱۲۰ ریواز ہوسٹل اسلامیہ کالج لاہور میں رہتے تھے (۳) ماسٹر عبد الرحیم صاحب راٹھور بی اے سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے مکمل ایڈریس سے مطلع فرمائیں (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

(۳) مسٹر محمد صدیق صاحب احمدی ریلوے سٹور لاہور متصل امرت دھارا بلڈنگ۔ جو دوست ان کے موجودہ پتہ ... سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت بیت المال آگاہ فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں (ناظر بیت المال)

قرب الٰہی کا ذریعہ

حدیث میں مذکور ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا قرب نوافل کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ میرے ساتھ اس کا تعلق ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ "میری طرف اگر چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف ایک بالشت بھر چلتا ہے تو میں گز بھر اس کی طرف چل کر جاتا ہوں۔ پس خدام کو قرب الٰہی کے حصول کیلئے یہ نسخہ آزمانا چاہیئے۔ اور نوافل حضور ضا تعجبے ...

اعلان برائے پتہ جات موصی صاحبان

ذیل کے موصی صاحبان اپنے اپنے موجودہ ڈاک پتہ سے اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ اگر کوئی صاحب ان میں سے کسی صاحب کے پتہ سے واقف ہوں۔ تو مہربانی کر کے دفتر ہذا کو ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔

(۱) چوہدری پیر محمد صاحب ولد چوہدری کریم بخش صاحب سکنہ کھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ وصیت ۲۵۳۳
(۲) چوہدری عطاء اللہ صاحب ولد چوہدری اللہ بخش صاحب سکنہ قادیان ر ۵۰۷۹
(۳) غلام سرور صاحب ولد مولا بخش صاحب آوان سکنہ بھیرہ ضلع سرگودھا ر ۵۴۹۴
(۴) عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام سرور صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا وصیت ۵۵۷۶
(۵) اسد الدین احمد صاحب ولد محی الدین احمد صاحب ٹیرہ بنگال ر ۵۶۷۶
(۶) قریشی محمد شریف صاحب ولد قریشی محمد عظیم صاحب گجو چک گوجرانوالہ ر ۶۲۳۱
(۷) بشیر احمد صاحب ولد علی بخش صاحب ماہل پور ہوشیار پور وصیت ۶۳۲۵
(۸) محمد انوار حسین خاں صاحب ولد ڈاکٹر محمد حسین خاں صاحب سیالکوٹ وصیت ۶۴۵۵
(۹) مرزا غلام مصطفےٰ صاحب ولد مرزا محمد ابراہیم صاحب دھرم کوٹ بگہ گورداسپور ر ۶۵۳۷

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

غیر مسلم ہمارے دل و دماغ میں یہ کہکر بھالے چبھوتے ہیں کہ یہی ہے تمہارا پاکستان

جس میں مذہبی اختلاف پر جلسے درہم برہم کئے جاتے ہیں اور دوکانوں کو آگ لگائی جاتی ہے؟

ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر غیر مسلموں کا یہ طعنہ ہماری برداشت سے باہر ہے

ہندوستانی مسلمانوں کے ترجمان رسالہ "مولوی" دہلی کا مسلمانان پاکستان سے دردمندانہ خطاب

"آپ اپنی تاریخ پر جا بے جتنا فخر کیجئے۔ آپ سلف صالحین کی حیات طیبہ پڑھ کر کتنا ہی رقص کیجئے۔ مگر اس کی حیثیت پدرم سلطان بود سے ہرگز زیادہ نہ ہوگی۔ اسی اپنی گم شدہ متاع کو بروئے کار لانے اور اپنی بے چارگی کے بندھن توڑنے کے لئے۔ تو اے رہبران دین متین اور اے مجاہدین اسلام آپ نے تقسیم کی مانگ کی تھی۔ اور خدا نے اگر یہ اس کا فضل تھا۔ تو آپ کو اس نے نواز دیا۔

آج پورے پانچ سال ہو گئے کہ آپ آزاد ہیں اپنے حاضر اور استقبال کے پورے مالک ہیں آپ کے معاملات میں کوئی مداخلت کرنے والا بھی نہیں ہے۔ اللہ کے واسطے بتائیے۔ کہ آپ نے ہم پسماندہ بھارت کے مسلمانوں کی نسبت سے زیادہ کونسا قدم اسلام کی طرف اٹھایا۔ اور وہ کون سی بات کی جس سے آپ کے دعویٰ کی ذرا سی بھی سچائی دنیا پر روشن ہوئی۔

الا ماشاء اللہ:۔ دہلی۔ یو۔ پی۔ سی۔ پی بمبئی۔ مدراس کے مسلمانوں نے آپ کی ہمنوائی میں پورا پورا حصہ لیا۔ یہ جان کر یہ بوجھ کر کہ اس سے ہمیں مادی نفع تو درکنار۔ ہماری غلامی کے طوق اور بوجھل ہوں گے۔ ہماری بیڑیاں اب سے ہزار درجہ گراں بار ہوں گی۔ ہماری دنیاوی عزتیں خاک میں ملیں گی۔ ہمارے اعزا ہم سے جدا ہوں گے۔ ہماری پیٹھیں ہی تازیانوں سے زخمی نہ ہوں گی۔ ہم پر پیٹ کی ماریں بھی پڑیں گی۔ ہم اپنی دکھوا ل اکثریت کی نیاصنی سے بھی پوری طرح واقف تھے۔ اور ان کی تنگ نظریاں بھی ہماری آنکھوں سے اوجھل نہ تھیں۔ اور وہ مصیبت جو ہم پر آئی۔ اور آرہی ہے اور شاید ابھی پوری نہ ہوئی ہو۔ وہ ہماری توقع سے چاہے شدید ہو لیکن غیر متوقع ہرگز نہ تھی۔

پھر اے سرزمین اسلام یہ بربادی ہم نے کیوں قبول کی۔ ہم پاگل نہ تو تھے صرف ایک لگن تھی۔ اور وہ یہ کہ اس آزادی کے بعد یہ مجاہدین اور شیدایان اسلام قرون اولیٰ کا اسلام زندہ کریں گے۔ دنیا میں اسلام کا بول بالا ہوگا۔ ہدایت کے چشمے پھوٹ نکلیں گے۔ رشد کی چمکاہٹ غی کی ظلمت کو نابود کردے گی۔ یہ ہمارا اسلامی وطن حرم محترم ہوگا۔ یہاں انسانی خون ہی نہیں۔ اس کے پسینہ کا ہر قطرہ محترم ہوگا اور دنیا کو یہ بتلا دینے کے پورے اسباب وسائل ہمارے ہاتھ میں ہوں گے۔ کہ امن۔ اٹم بم۔ جراثیم بموں۔ زہر کی گیسوں سے قائم نہیں ہو سکتا کہ یہ سب شیطانی ہتھیار ہیں۔ رحمانی ہتھیار تو ایثار ہے۔ انسانی ہمدردی ہے۔ انسانی برابری ہے۔ ادائے حقوق العباد ہے۔ اور دیکھو کہ ہم دنیا کی ہر مادی متاع سے تہیدست ہیں۔ لیکن پھر بھی پوری دنیا سے مالدار ہیں۔ کہ خدا کی تائید ہے۔ اس کا فضل ہمارے ساتھ ہے۔ وکفیٰ باللّٰہ وکیلا

یہ تھا وہ خواب جس پر ہم نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اے اونچے ایوانوں میں رہنے والے راہنماؤ۔ اے صوفہ اور قالینوں کو زینت دینے والے مجاہدو۔ اور اے کفن بردوش مسلمانو۔ تم ہم سے کیا کہہ کر گئے تھے۔ اور اب کیا کر رہے ہو۔ ابتدائی صعوبات کے زمانہ کو چھوڑ کر جب خدا نے تم کو اپنے کرم سے بے خوف کیا۔ غنی کیا۔ تم کو حکومت دی۔ تم نے اس کے افضال کا کونسا قرضہ چکایا۔

ہمارے دل کتنے دردمند ہیں۔ ہم تم کو یہ نہیں بتا سکتے۔ اور بتانا بھی نہیں چاہتے ہم یہاں کتنے بے عزت ہیں۔ اس کا استفسار بھی تم سے مقصود نہیں۔ کہ اس بے عزتی کے ذمہ دار تم ہو۔ اور تم سے گلہ بھی نہیں کرتے۔ کہ تم اس کے اہل نہیں۔ تم سے کوئی مدد بھی نہیں چاہتے۔ کہ تمہارے پاس دھرا کیا ہے۔ تم نے متاع ایمان و اسلام کو ہی زنگ آلود بنا دیا۔ تو پھر تمہارے پاس کیا رکھا ہے۔ جو ہماری مدد کروگے۔

ہم فاقوں کو برداشت کر لیتے ہیں۔ کہ روزہ ہم کو اس پر صبر دلا دیتا ہے۔ ہم اس بے عزتی کو بھی سہار لیتے ہیں۔ کہ بھارت کا رذیل تر سے رذیل تر غیر مسلم آج اس دور میں ہم سے زیادہ معزز ہے۔ آج ہمارے آگے ہاتھ پھیلانے والا ہم کو بے تکلف گالی دیتا ہے اور ہم خاموش ہو جاتے ہیں ہم معمولی سی چپقلش میں اکثریت اور اس کے بعد پولیس کے ڈنڈے کھاتے ہیں۔ پھر جیل بھی ہم ہی جاتے ہیں۔ ہماری منقولہ متاع یہاں سے لٹیروں نے چھین لیں اور غیر منقولہ محافظین جائداد نے اپنی حفاظت میں لے لیں۔ ہم نہایت محنت شاقہ کے بعد مٹھی بھر اناج دو تول کر حاصل کر لیتے ہیں۔ اور پیٹ کی آگ بجھا لیتے ہیں۔ ہمارے خاندان متفرق ہوئے۔ مائیں اولاد سے دور ہوئیں۔ خاوند بیویوں سے جدا ہوئے۔ بہنیں بھائیوں کی صورتوں کو ترس گئیں۔ بچے باپ کے جیتے جی یتیم ہو گئے۔ اس پر طرہ یہ کہ آنے جانے کے راستے ہم پر بند ہو گئے۔ ہم نے ان طبعی مظالم اور فطری بے چینیوں کو نیچی نظروں سے قبول کر لیا تمہاری طرف تو کیا دیکھتے۔ ہم نے تو آسمان کی طرف نظر نہیں اٹھائی۔ اور کھل کر آہ بھی نہ کی۔

یہ سب کہانیاں نہیں۔ کسی ڈرامہ کی ٹریجیڈی کے ٹکڑے نہیں۔ اے مجاہدین اسلام حقیقت ہے۔ اور اس کا بھارت کے مسلمان کا ہر دل گواہ ہے۔ یہ سب ہم نے برداشت کیا۔

جو نہیں برداشت ہو سکتا وہ یہ...

"کہ ہمارے غیر مسلم بھائی ہمارے دل و دماغ میں بھالے چبھوتے ہیں۔ کہ یہ ہے تمہارا پاکستان۔ اسی کے لئے تم نے ہم سے لڑائی مول لی۔ تم تو کہتے تھے۔ کہ اسلام بڑا اعلیٰ مذہب ہے اس میں انسانی خون اور آبرو کی بڑی عزت ہے۔ کیا یہی رواداری ہے۔ کہ غیر مسلم تو کجا تم مسلم کو بھی تھوڑے سے اختلاف کو نہیں بخش سکتے۔ تمہارے بھائیوں نے اپنے ہی قوم اور وطن کے بھائیوں کو ذرا سے بل بوتے پر کیا ناچ نچایا ان کے جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ جو انہوں نے تمہاری حکومت میں تمہاری اجازت لے کر کیا۔ تم نے اُن کو رسوا کیا۔ ان کا جلسہ درہم کیا۔ اس پر ہی بس نہیں اُن کی دوکانوں کو آگ لگائی۔ اُن کی زندگیاں خطرے میں ڈالدیں۔ یہ وہ مرزائی ہیں جن کا تمہارا دینی اختلاف ہے جب اُن کی زیست حرام کر سکتے ہو۔ تو غیر مسلموں پر کیا آفت ڈھاؤ گے۔ وہ تمہارا الزام اسلام پر لگاتے ہیں اور اُن کو لگانا بھی چاہیئے۔ کیونکہ نہ اُنہوں نے قرآن پڑھا ہے نہ اسلامی تعلیم کا مطالعہ کیا ہاں ان کو تمہارا وہ دعویٰ آج بھی یاد ہے۔ کہ ہم باختیار ہوئے تو ہماری حکومت کی تشکیل اسلامی ہوگی۔ اور ان کا اب یہ سمجھنا کون غلط بتا سکتا ہے، کہ جو کچھ تم کہتے ہو اور کرتے ہو اسلام نہیں ہے۔"

(رسالہ مولوی دہلی بابت ماہ جولائی ۱۹۵۲ء)